بلاسود بنکاری

مسائل، مشکلات اوران کے حل کی تدابیر

ماخوذ از بلاسود بنکاری رپورٹ

پیش کنندہ: جسٹس ڈاکٹر تنزیل الرحمٰن سابق چیرمین اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

(آٹھویں قسط)

نوٹ: زیرنظر رپورٹ کی سات قسطیں مجلّہ فقہ اسلامی کے ماہ ستمبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۶ء، جنوری فروری مارچ اور اپریل رمئی ۲۰۱۷ء کے شمارہ میں شائع ہوچکی ہے۔اس رپورٹ کو بین الاقوامی سطح پر بہت سراہا گیا اوراسی کے مطابق پاکستان میں غیرسودی بینکاری راسلامی بینکاری پرعملی کام کا آغاز ہوا۔ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اس کی دوسری قسط پیش کررہے ہیں۔یہ رپورٹ کونسل کی ۱۹۶۹ کی سفارشات، ۱۹۸۰ کی سفارشات اور ۱۹۸۴ کی سفارشات پر مشتمل ہے اوراس کا انگریزی سے اردو میں ترجمہ ۱۹۸۸ میں مکمل ہوا......جوقسط وارنذرقارئین ہے۔

(ط) تجارتی بنکوں اوردیگر مالیاتی اداروں کواسٹیٹ بنک کی مالی امداد

۴۔۲۱ اسٹیٹ بنک، بنکوں اوردوسرے مالیاتی اداروں کوصرف اسی لئے ہی مالی امدادفراہم نہیں کرتا کہ وہ قرض کا آخری سہارا ہے اوراس سے قرض لے کر بنک اپنی نقدی میں عارضی قلت کی تلافی کرلیتا ہے بلکہ وہ اس مقصد کے لیے اعادہ مالکاری بھی کرتا ہے کہ ترجیحی شعبوں کے لئے رقم فراہم کرنے کی ہمت افزائی ہوتی رہے۔عام طورپراسٹیٹ بنک اپنی مالی امدادمرکزی شرح پرفراہم کرتا ہے۔تاہم کچھ خاص معاملات میں جیسے زرعی ترقیاتی بنک اورامدادباہمی کے وفاقی بنک سے رعایتی شرح سودوصول کرتا ہے۔اس طرح ان رعایتی شرحوں کااطلاق اعادہ مالکاری کی بعض اسکیموں پربھی ہوتا ہے۔جب کہ اعادہ مالکاری کی بعض اسکیمیں ایسی بھی ہیں جن پرشرح سودصفر کے برابر ہے۔

۴۔۲۲ سود کے خاتمے کے بعداسٹیٹ بنک کے قرضہ دینے اوراعادہ مالکاری کے عام طریقہ کارمیں کوئی خاص تبدیلی رونمانہیں ہوگی۔الا یہ کہ قرضوں پرسودعائدکرنے کے نظام کونفع/نقصان میں حصہ داری